رسائل و مسائل

جادو کا اثر اور علاج

سوال: آج کے دور میں جادوٹونے کا رواج بہت بڑھ گیا ہے۔ لوگ جادوگروں کے پاس بہت جانے لگے ہیں۔ اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ جس پر جادو کیا گیا ہو، اس کے علاج کا طریقہ بھی بتلائیے۔

جواب: جادو کرنا گناہِ کبیرہ ہے، بلکہ جادو کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرہ ۲:۱۰۲) ''اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے جو شیاطین، سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے''۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ شیطان ہی لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور یہ کفریہ عمل ہے۔ جو فرشتے آسمان سے اُتارے گئے تھے انھوں نے بھی واضح طور پر کہا تھا کہ جادو کرنا یا سیکھنا کفریہ عمل ہے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جادو سیکھنے والے جو کچھ سیکھتے ہیں وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے، فائدہ مند نہیں، اور ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں اجروثواب کا کوئی حصّہ نہیں۔ نیز فرمایا: جادوگر میاں بیوی میں جدائی ڈالتے ہیں، مگر وہ اللہ کی مشیت کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جادو کفر، گمراہی اور دین اسلام سے رُوگردانی کے مترادف ہے، اگر ایسا کرنے والا اسلام کا دعوے دار ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات مہلک ترین

گناہوں سے بچو جن میں سے پہلا شرک اور دوسرا جادو۔ شرک کی طرح جادو بھی مہلک ہے، اس لیے کہ جادوگر، شیطان کی پوجا کے ذریعے ہی کامیاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ شیطان سے استعانت اور مدد طلب کرتے ہیں۔ شیطان کے نام پر نذر و نیاز اور جانور ذبح کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے دھاگوں سے گرہیں لگائیں اور ان میں پھونکیں ماریں، تو گویا اس نے جادو کیا اور جادو شرک کے مترادف ہے، اور جس نے گردن میں تعویذ وغیرہ لٹکائے وہ ان کے حوالے کر دیا جائے گا (یعنی پھر اللہ کی حفاظت اس سے اُٹھ جائے گی)۔ اَلنَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (الفلق ۱۱۳:۴) سے مفسرین نے جادوگرنیاں مراد لی ہے جو شرکیہ الفاظ پڑھ کر پھونک مارتی ہیں اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے کے لیے شیطانوں سے مدد مانگتی ہیں۔

شریعت کی رُو سے اسلامی مملکت میں جادوگر کو سزاے موت دی جاتی ہے، اس لیے کہ اس کا وجود اسلامی معاشرے کے لیے سخت مضر ہے۔ حضرت عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔ لہٰذا نجومیوں اور کاہنوں کی طرح جادوگروں کے پاس بھی جانا، ان سے قسمت کا حال پوچھنا اور ان کی بات پر یقین کرنا جائز نہیں۔

جہاں تک جادو کے علاج کا تعلّق ہے تو وہ شرعی طور پر ثابت شدہ دُعاؤں اور دواؤں کے ذریعے ہونا چاہیے۔ جس پر جادو ہوا ہو، اس پر سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، نیز سورۂ اعراف، سورۂ یونس اور سورۂ طٰہٰ کی جادو والی آیات، اور سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص، سورۂ علق اور سورۂ ناس پڑھ کر دم کرنا چاہیے۔ یہ آخری تین سورتیں تین تین مرتبہ پڑھنی چاہییں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دو دُعائیں بھی تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کرنا چاہیے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ اور وہ دُعا اور جھاڑ پھونک جو حضرت جبریلؑ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی تھی: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ، اللّٰه یَشْفِیْكَ، بِسْمِ اللّٰه اَرْقِیْكَ۔ اس علاج سے ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ علاج میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ دھاگے اور تعویذ گنڈے وغیرہ تلف کر دیے جائیں جن کے بارے میں یہ گمان ہو کہ ان سے جادو کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ جس پر جادو کیا گیا ہو، اسے شرعی طور پر ثابت شدہ جھاڑ پھونک کرنے اور

اوراد و وظائف پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین تین مرتبہ آخری تین سورتیں اور یہ دُعا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھنی چاہیے۔ نیز ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت آیۃ الکرسی ضرور پڑھنی چاہیے۔ صبح شام تین تین بار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھنے کو معمول بنالینا چاہیے۔ پھر اللہ کے ساتھ حُسنِ ظن رکھنا چاہیے اور یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اسباب پیدا کرنے والی اسی کی ذات ہے اور وہ جب چاہے گا بیمار کو شفا بخش دے گا۔ یہ دُعائیں اور تعوذات تو اسباب ہیں شافی اللہ کی ذات ہے۔ وہ چاہے تو ان اسباب میں فوری تاثیر فرما دے۔ اس کے ہر کام میں حکمت ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ کسی نیک آدمی سے جو قرآن و سنت کے مسنون دم کرتا ہو، اس سے دم کرانا بھی جائز ہے۔ بعض اوقات آدمی بیمار ہوتا ہے، اسے کوئی اندرونی ذہنی بیماری لاحق ہوتی ہے لیکن لوگ وہم سے اسے جادو کا اثر یا جنات کا اثر سمجھ لیتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اسی قسم کی بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ (ڈاکٹر عبدالحئی ابڑو)

قبولیتِ دُعا میں تاخیر کی حکمت

س: بعض لوگ دُعا مانگتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی، پھر وہ لمبی دُعائیں مانگنا شروع کر دیتے ہیں مگر بظاہر کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ اس طرح شیطان کو وسوسہ اندازی اور اپنے مالک سے بدگمان کرنے کا موقع مل جاتا ہے؟ ایسے میں دُعا کی قبولیت میں تاخیر کی کیا حکمت ہوتی ہے؟

ج: اگر کسی کو ایسی صورت حال کا سامنا ہو، تو اسے یہ یقین رکھنا چاہیے کہ قبولیت دُعا میں تاخیر کے پیچھے بڑی حکمتیں اور اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مالک الملک ہیں، اس کے فضل کو ٹالنے والا اور اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے والا کوئی نہیں، اس کے دینے یا نہ دینے پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا۔ اگر وہ دے تو یہ اس کا فضل ہے، نہ دے تو یہ اس کا عدل ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں، ہمارے بارے میں جو چاہے کرسکتا ہے۔ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ط مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ ط (القصص ۲۸:۶۸) ”تیرا رب پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا